46557-معاصی کے مرتکب شخص کا امامت کروانا

سوال

ہماری مسجد کا امام حافظ قرآن ہے لیکن وہ اپنی داڑھی کا اکثر حصہ منڈواتا ہے اور ایک لائن سی باقی رہنے دیتا ہے، اور اس کے پیچھے نماز ادا کرنے والے مقتدی دینی طور پر اس سے بہتر معلوم ہوتے ہیں لیکن وہ حافظ قرآن نہیں.

اول :

کیا اس امام کی یہ بدعت داڑھی کا اکثر حصہ منڈوانا نماز کو باطل کردیتی ہے، جس کی بنا پر اس کے پیچھے نماز ادا کرنے والوں کی نماز بھی باطل ہوگی ؟

دوم :

اگر اس کی نماز صحیح ہے تو کیا ہم اسے تبدیل کرنے کی کوشش کرسکتے ہیں چاہے نیا امام حافظ نہ بھی ہو ؟

اس وجہ سے ہماری مسجد میں کئی ایک مشکلات پیدا ہوچکی ہیں، بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اس طرح کے امام کے پیچھے نماز ادا نہیں کرنی چاہیے، اور بعض کا کہنا ہے کہ اس کے پیچھے نماز ادا کرنا واجب ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

داڑھی کا کچھ حصہ یا مکمل داڑھی
منڈوانا اور کٹوانا معصیت و گناہ ہے جس کا ارتکاب نہیں کرنا چاہیے، اہل علم کے
اجماع کے مطابق اگر معصیت کا مرتکب شخص مثلا داڑھی منڈوانے والا یا کوئی اور شخص
صحیح طریقہ اور مشروع طریقہ کے مطابق نماز ادا کرتا ہے تو اس کی نماز صحیح ہے، اور
اسی طرح اگر وہ شخص امام ہو تو علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق اس کے پیچھے نماز
ادا کرنے والوں کی نماز بھی صحیح ہے.

دیکھیں : تحفۃ الاخوان تالیف الشیخ

عبد العزیز بن باز (114).

اس کی امامت صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے
کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ظلم وجور کرنے والے آئمہ کے پیچھے نماز ادا کی، چنانچہ عبداللہ بن عمر اورانس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہما نے حجاج بن یوسف کے پیچھے نمازادا کی.

امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کہتے
ہیں: اس کے لیے یعنی حجاج اتنا ہی کافی ہے کہ وہ فاسق تھا.

جب یہ ثابت ہے تو پھر کسی کے قول کا
کوئی اعتبار نہیں کہ وہ کہتا پھرے ہمارے لیے واجب ہے کہ ہم اس امام کے پیچھے نماز ادا نہ کریں، بلکہ اگراس کے پیچھے نمازادا نہ کرنے کی بنا پر فسادیا تفرقہ اور نزاع اوراختلاف و شر پیدا ہوتا ہو تواس امام کے پیچھے نمازادا کرنا واجب ہے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے
ہیں:

"لیکن اگراس کے پیچھے نمازادا نہ
کرنے سے مقتدی کا جمعہ اور نمازباجماعت جاتی رہے تو اس شخص کے پیچھے نمازادا کرنی ترک نہیں کی جائیگی، لیکن ایسے بدعتی شخص کے پیچھے جو صحابہ کرام کا مخالف ہو، اور اسی طرح اگرامام کو حکمران نے مقرر کیا ہواوراس کے پیچھے نماز ترک کرنے میں کوئی شرعی مصلحت نہ ہو تواس کے پیچھے نماز ترک نہیں کی جائیگی، بلکہ اس کے پیچھے نماز ادا کرنا افضل ہے"

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (
377/9).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی امام کو
ناپسند کرنے والے لوگوں کی امامت کروانے کے متعلق کہتے ہیں:

"ہمارے اصحاب کا کہنا ہے: اس کی
امامت اس وقت مکروہ اور ناپسند ہوگی جب لوگ اسے کسی ایسے کام کی بنا پر ناپسند کریں جو شرعی طور پر مذموم ہو، مثلا ظالم والی اور گورنر، یا پھر جو امامت کا مستحق

نہ تھا لیکن اس نے امامت پر قبضہ کرلیا، یا پھر وہ نجاست اور پلیدگی سے اجتناب نہ کرتا ہو..

لیکن اگر ایسی کوئی چیز نہ ہو تو پھر
کوئی کراہت نہیں..."

پھر امام نووی کہتے ہیں :

"ہم نے جو کہا ہے کہ اس کا امامت
کروانا مکروہ ہے وہ امام کے ساتھ خاص ہے، لیکن وہ مقتدی جو اس کے پیچھے نماز ادا
کرنا ناپسند کرتے ہیں ان کا اس امام کے پیچھے نماز ادا کرنا مکروہ نہیں" اھ

دیکھیں : المجموع للنووی (4/172–
173).

دوم :

رہا امام کی تبدیلی کا مسئلہ اگر تو
آپ اسے تبدیل کرکے کسی ایسے شخص کو امام بنا سکتے ہیں جو اس سے زیادہ دینی علم اور
دین پر عمل کرنے والا ہو اور ایسا کرنے میں فساد اور فتنہ بھی پیدا نہ ہو تو ایسا
کرنا بہتر ہے وگرنہ اسی امام کو باقی رکھنا بہتر ہے.

علی الاعلانیہ طور پر معصیت کے مرتکب
امام کو معزول کرنا اور امامت سے روک دینے کی دلیل درج ذیل حدیث ہے :

ایک شخص امامت کروا رہا تھا کہ اس نے
قبلہ رخ تھوک دیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھ رہے تھے جب وہ نماز سے
فارغ ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"یہ شخص تمہیں نماز نہ پڑھائے"

اس کے بعد جب اس نے نماز پڑھانا چاہی
تو لوگوں نے اسے منع کردیا اور اسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے متعلق
بتایا، اور اس نے اس کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جی ہاں"

راوی کہتے ہیں : میرے خیال میں رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا :

"یقینا تونے اللہ اوراس کے رسول
کواذیت دی ہے"

سنن ابوداود حدیث نمبر (480)
علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود میں اسے حسن قرار دیا ہے.

یہ اس وقت ہے جب ایسا کرنے سے کوئی
اس سے بھی زیادہ فساداور خرابی پیدا نہ ہو، لیکن اگرایسا ہی توپھر آپ اس کے
پیچھے ہی نمازادا کریں، اورامام کے فسق اور معصیت کی بنا پر آپ کا اس کے پیچھے
نمازادا نہ کرنا جائز نہیں، جیسا کہ بیان ہوچکا ہے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے
ہیں :

"اگرانسان کے لیے ممکن ہوکہ وہ
علانیہ اورظاہری گناہ کرنے والے شخص کوامامت کے لیے آگے نہ کرے توایسا کرنا واجب
ہے، لیکن اگرامام کوکسی دوسرے نے اس منصب پر فائز کیا ہواوراسے امامت سے ہٹانا
ممکن نہ ہو، یا پھراسے ہٹانا توممکن ہولیکن ایسا کرنے سے امام میں پائی جانے
والی خرابی سے زیادہ بڑا فساداور خرابی لازم آئے، توچھوٹی خرابی کوبڑی خرابی کے
ساتھ دورکرنا جائز نہیں، اور نہ ہی کسی خفیف کم ضرر ونقصان کو ختم کرنے کے لیے
بڑے نقصان کو پیدا کرنا جائز ہے.

کیونکہ شریعت اسلامیہ تو مصالح اور
ان کی تکمیل لے کے آئی ہے اورفساد وخرابی والی اشیاء کو بالکل ختم یا پھراس میں
حسب الامکان کمی کی ہے"

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (
.(377/9

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (13465) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.